

224692 - کیا کرایہ پر دی ہوئی زمین یا مکان پر زکاة واجب ہے؟

سوال

سوال: میرے والد اور چچا ایک صنعتی زمین کے مشترک مالک ہیں، اور عدالت میں اس زمین سے متعلق تنازعہ چل رہا ہے، ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ کیا اس زمین پر زکاة واجب ہے یا نہیں؟ اور کیا بیٹے پر اپنے والد کی طرف سے زکاة ادا کرنا لازمی ہے، کیونکہ میں ایک ہی بیٹا ہوں اور میرے پاس ہی آمدن کے ذرائع ہیں، اور یہ زمین بھی میرے والد کی ملکیت ہے؟ اسی طرح کیا کرایے پر دیے ہوئے مکان پر بھی زکاة ہے؟ اس مکان کی قیمت 70000 ڈالر اور اس کا کرایہ 150 ڈالر ماہانہ ہے۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اگر زمین، مکانات، دکانیں تجارت کیلئے نہیں ہیں تو ان میں سے کسی پر بھی زکاة نہیں ہے، چاہے ان کی قیمت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو، یعنی اگر مالک ان اراضی اور مکانات وغیرہ کی خرید و فروخت کا کام نفع کمانے کیلئے نہیں کرتا، اس بات کا تفصیلی بیان پہلے فتویٰ نمبر: (10823) میں گزر چکا ہے۔

چنانچہ کرایہ پر دی گئی پراپرٹی پر زکاة لاگو نہیں ہوتی، تاہم حاصل شدہ کرایہ کی رقم نصاب تک پہنچ جائے اور ایک مکمل سال بھی گزر جائے تو اس پر زکاة واجب ہوگی۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اگر پراپرٹی مکان، دکان، یا زمین کی صورت میں کرایے پر دی گئی ہو تو اس میں زکاة نہیں ہے، البتہ ان سے حاصل ہونے والے کرایے پر زکاة ہوگی، بشرطیکہ کرایے کی رقم سے اس قدر رقم ہو جائے جو نصاب کو پہنچتی ہو اور اس پر ایک سال بھی پورا ہو جائے" انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (14 / 167)

لہذا سوال میں مذکور مکان پر زکاة نہیں ہے، تاہم نصاب مکمل ہونے کے بعد ایک سال تک جمع ہونے والے کرایے پر زکاة ہوگی، نقدی رقم کیلئے نصاب 595 گرام چاندی ہے۔

مزید کیلئے فتویٰ نمبر: (223513) دیکھیں۔

دوم:

والد کی طرف سے بیٹے پر زکاة ادا کرنا واجب نہیں ہے، کیونکہ زکاة وہی دے گا جو مال کا مالک ہے، لیکن اگر بیٹا اپنے والد کیساتھ حسن سلوک کرتے ہوئے ان کی طرف سے زکاة ادا کر دیتا ہے تو اس میں کوئی مانع بھی نہیں ہے، بشرطیکہ خود زکاة ادا کرنے کیلئے والد سے اجازت لے۔

اس بارے میں پہلے فتویٰ نمبر: (130572) اور (177415) میں تفصیلی گفتگو گزر چکی ہے۔

واللہ اعلم.